

یا رسول اللہ ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ ﷻ

لبیک سیدی رسول اللہ ﷺ

”اللّٰہی یحلّوہ مکتوباً عنہم فی التّورۃ والانجیل“
(وہ نبی) کہ جن (کا ذکر) وہ لکھا ہوا پائیں گے، اپنے پاس توراۃ اور انجیل میں۔

خلق سے اولیاء اولیا سے رسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

عظمت و شان

مصطفیٰ ﷺ

اور انجیل مقدس

از قلم: احمد رضا قادری رضوی سلطانپوری

E-mail : nusratulhaq@yahoo.com

۔ (اصولہ و اصلاح) عبدالحق بن رسول اللہ

نام کتاب : عظمت و شان مصطفیٰ ﷺ اور انجیل مقدس

مولف : احمد رضا عطاری ضیائی سلطانپوری

باہتمام : حضرت علامہ مولانا ابوالسامہ ظفر بکھروی

{.....التعداد.....}

☆ اگر اس کتاب کے اندر کوئی لفظی، معنوی یا اخلاقی غلطی ہو گئی ہو یا کوئی بھی غیر تحقیقی بات قلم سے نکل گئی ہو تو کوئی بھی ساتھی مطلع کر سکتا ہے۔

☆ کتاب میں پوری پوری کوشش کی گئی ہے کہ تمام عبارت بحوالہ لکھیں اور کسی قسم کی لفظی یا معنوی غلطی نہ ہو لیکن پھر بھی اکثر کمپوزنگ میں غلطی ہو جاتی ہے اگر کسی پڑھنے والے کو کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو فوراً مطلع کریں تاکہ درست کی جائے۔

☆ کتاب کے بارے میں اصلاحی مشورہ یا کوئی بھی بات مسئلہ ای میل پر بھیجا جاسکتا ہے۔ اس کتاب کو کوئی بھی ادارہ، مکتبہ یا شخص شائع کر سکتا ہے بشرطیکہ اشاعت سے قبل ہمارے ای میل پر ہمیں اطلاع کرے گا۔

﴿E.mail ID﴾

nusratulhaq@yahoo.com

WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿.....وجه تالیف.....﴾

یہ کتاب اُس وقت تحریر کی گئی تھی جب 30 دسمبر 2006 کو ڈنمارک کے اخبار نے ہمارے نبی پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے چند ”خاکے“ شائع کیے تھے۔ (معاذ اللہ عزوجل) لیکن چند مجبوریوں کے پیش نظر شائع نہ ہو سکی تھی یہ کتاب ان کے خلاف علمی و قلمی جہاد اور احتجاج ہے۔ اور اس کتاب کا مقصد جہاں شان مصطفویٰ ﷺ و بیان کرنا ہے وہیں یہود و نصاریٰ کو یہ پیغام بھی ہے کہ ہمارے نبی پاک ﷺ تو ہر عیب سے پاک ہیں اور آپ ﷺ کی عظمت و شان اپنے بیگانوں سبھی کو تسلیم بلکہ ان کی اپنی موجودہ مذہبی کتب سے بھی ثابت ہے۔ الحمد للہ عزوجل۔

اپنی اس مختصر سی کتاب میں اپنے ”آقا سیدنا امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام“ کا ایک کترا اور ادنیٰ سا غلام و امتی احمد رضا عطاری قادری یہ ثابت کرے گا کہ میرے محبوب آقا ﷺ کا ذکر آج بھی عیسائیوں کی موجودہ مذہبی کتاب ”انجیل مقدس“ میں بھی موجود ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہماری اس تحریر کو غیر مذہبوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے اور تمام مسلمانوں کو پڑھ کر مزید اپنے نبی پاک ﷺ کی عظمت کو بیان کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے اور ان لوگوں کے خلاف علمی و قلمی جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو بظاہر مسلمانیت کا روپ دھارے ہمارے ”پیٹھے پیٹھے مدنی آقا تاجدار مدینہ“ کی عظمت کو ایک عام بشر سے بھی کم بتاتے پھرتے ہیں۔

﴿.....بندہ ماجیز.....﴾

احمد رضا عطاری قادری سلطانپوری

WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿ تعارف موجودہ انجیل مقدس ﴾

محترم قارئین کرام! ہمارے پیش نظر جو انجیل مقدس ہے اس موجودہ انجیل مقدس میں اناجیل اربعہ یعنی متی کی انجیل، مرقس کی انجیل، لوقا کی انجیل اور یوحنا کی انجیل شامل ہیں۔ اس کے علاوہ رسولوں کے اعمال، خطوط اور مکاشفات شامل ہیں۔ ہمارے پاس جو انجیل ہے وہ عیسائیوں کی بین الاقوامی انجمن ”وی گڈنرز انٹرنیشنل“ کی ہے جو کہ بین الاقوامی گڈنرز کی کاروباری و پیشوارنہ مسیحیوں کی وہ انجمن ہے جو کہ 125 سے زیادہ ممالک میں مسیحی خدمت رفاقت اور آپس میں متحد ہیں اس انجمن کا مقصد انجیل مقدس کی تعلیم و پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانا ہے۔

انشاء اللہ عز وجل ہم جو بھی حوالہ بیان کریں گے اس کا باب نمبر اور آیت نمبر بھی بیان کر دیں گے۔ تا کہ اہل تحقیق کو زیادہ دشواری نہ ہو۔ یہاں یہ یاد رہے کہ آج کل جس انجیل کو عیسائی معتبر و مستند جانتے ہیں یہ اصل انجیل نہیں ہے۔ لیکن چونکہ مذہب عیسائیت میں یہ ہی انجیل مشہور ہے لہذا اس سے حوالہ جات درج کئے جائیں گے۔ تا کہ عیسائی حضرات یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم اس کو مانتے ہی نہیں۔

﴿ لفظ انجیل کا مطلب ﴾

لفظ انجیل یونانی زبان کا لفظ ہے اور یونانی زبان میں اس لفظ کا لغوی معنی ”خوشخبری اور بشارت“ ہیں۔ (دارالمعارف جلد ۳)۔

انگلش آکسفورڈ کشنری میں بھی کہا گیا ہے کہ لفظ انجیل ”Angeelas“ سے مشتق ہے جس کے معنی ”پیغام رساں“ کے ہیں۔ (انگلش آکسفورڈ کشنری صفحہ ۳۰)۔
اب یہ کس بات و پیغام کی خوشخبری ہے؟ تو اس کیلئے مطالعہ کیجئے انجیل مقدس۔

﴿ بشارت نمبر ۱ ﴾

یوحنا کی انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حضرت یحییٰ علیہ السلام (یوحنا) نے گواہی دی۔
”یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے پر و غم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا، انکار نہ کیا، بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے

اس سے پوچھا پھر تو کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے؟ اُس نے کہا، میں نہیں ہوں (پھر پوچھا) کیا تو وہ نبی ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔ پس انہوں نے اُس سے کہا پھر تو کون؟ تا کہ ہم اپنے بھیجے والوں کو جواب دیں تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا میں جیسا مسیحیاء نبی نے کہا ہے بیان میں ایک پکارے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔ یہ فریسیوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے، نہ ایلیاہ نہ وہ نبی تو پھر پتسمہ کیوں دیتا ہے؟“ (یوحنا باب ۱۹ آیت ۱۹)

اور کم و بیش یہی بات انجیل برنہاس میں بھی موجود ہے ”انجیل برنہاس باب ۲۲ صفحہ ۲۹ میں ہے کہ (ترجمہ) ”تب یسوع نے کہا میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں پکارتی ہے۔ کہ خداوند کے رسول کے لئے راہ تیار کرو۔ جیسا مسیحیاء کی کتاب میں لکھا ہے انہوں نے کہا اگر تو مسیح نہیں نہ ایلیاہ نہ کوئی نبی تو تو نئے عقیدے کیوں سکھاتا ہے اور مسیح سے زیادہ پناہ چاہتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا جو مجھے خدا میرے ہاتھ سے کروانا ہے اُن سے ظاہر ہے کہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے۔ نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلاتا ہوں جس کا تم ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اُس رسول کی جرابوں کے بندیا جوتیوں کے تسمے کھول سکوں جسے تم مسیح کہتے ہو۔ جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا اور سچائی کا کلام لائے گا کہ اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی۔ (بحوالہ انوار المحمدیہ صفحہ ۲۸)

نوٹ: عیسائی اپنے بچوں کو پیدائش کے ساتویں سال اور دوسروں کو عیسائی بناتے وقت زرد پانی کے حوض میں غوطہ دیتے ہیں، اسے پتسمہ دینا کہتے ہیں۔

﴿.....وضاحت.....﴾

موجودہ انجیل کی اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ اہل کتاب کو جن مبارک ہستیوں کی آمد کا انتظار تھا ”ان میں **حضرت مسیح** (عیسیٰ) **حضرت ایلیاہ** اور ایک اور تیسرے **نبی** علیہ السلام شامل ہیں۔ اسی لئے پرورش سے آنے والے یہودیوں کے نمائندوں نے حضرت یوحنا (مسیحی علیہ السلام) سے سوال کیا کہ تم ایلیاہ علیہ السلام ہو یا مسیح علیہ السلام ہو یا پھر **وہ نبی علیہ**

السلام (جو آنے والا ہے)۔

کیا مسیحی حضرات یہ بتائیں گے کہ وہ تیسرے نبی علیہ السلام! جن کا تذکرہ یہودیوں میں اکثر ہوتا تھا وہ کون ہستی تھی؟ یقیناً یقیناً اس برگزیدہ نبی سے مراد ذات باریکات حضرت خاتم الانبیاء ﷺ ہی ہیں کیونکہ آپ ﷺ کے سوا کوئی اور ”نبی“ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوا ہی نہیں۔ لہذا اس تیسرے نبی علیہ السلام سے مراد ذات باریکات علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہے۔

﴿بشارت نمبر ۲﴾

”مضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے گا جب تک وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں، جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے، جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا خداوند اتمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا وہ جو کچھ تم سے کہے اس کی سننا اور یہ ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نذر گا وہ امت میں سے نست و نابود کر دیا جائے گا، بلکہ سب سے لے کے پچھلوں تک جتنے نبیوں نے باتیں کیں سب نے اس کی خبریں دیں۔“
(اعمال باب ۳ آیت ۲۱ صفحہ ۲۰۸)

﴿وضاحت﴾

معلوم ہوا کہ جو نبی علیہ السلام آنے والا ہے وہ تمہارے بھائیوں یعنی بنی اسرائیل میں سے ہوگا۔“ اور یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ بنی اسرائیل کے بھائی بنو اسماعیل سے پیدا ہوئے۔ لہذا مذکورہ بالا بشارت نبی پاک ﷺ کے بارے میں ہی ہے۔

﴿غلط فہمی کا ازالہ﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مذکورہ بشارت کے مطابق جو نبی آنے والے ہیں وہ نبی پاک ﷺ ہی ہیں لیکن عیسائی اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لیتے ہیں۔ لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ کیونکہ اس آیت میں یہ بات غور طلب ہے کہ کیا واقعی اس نبی سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں سب سے پہلے ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ارشاد مبارکہ پر غور کرنا ہوگا۔ ”خداوند تمہارے بھائیوں میں

سے تمہارے لئے مجھ سانہی پیدا کرے گا“ (اعمال ۲۲:۳)

اس عبارت میں دو چیزیں ہیں۔ (۱) وہ نبی (بنی اسرائیل) تمہارے بھائیوں میں سے ہوگا۔ (۲) وہ نبی مجھ سانہی ہوگا۔ وہ جو کچھ کہے گا، تم اس کی سننا۔

(۱) اب دیکھیں کہ بنی اسرائیل کے بھائی کون ہیں؟ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل ہی سے تھے اور بنی اسرائیل ہی کی طرف مبعوث فرمائے گئے اور اس جگہ مخاطب میں بنی اسرائیل ہی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند تھے۔

ایک حضرت اسماعیل علیہ السلام اور دوسرے حضرت اسحاق علیہ السلام (اسحاق)۔

حضرت اسحاق کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے عطا فرمائے۔ ان میں یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے۔ اور آپ ہی کی اولاد بنی اسرائیل کہلاوائی۔

یوں سمجھو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جو نسل چلی۔ اُسے بنی اسرائیل کہا جاتا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام جو نسل چلی۔ وہ بنی اسماعیل کہلاتی ہے۔

اور یہ بات اہل کتاب بشمول یہود و نصاریٰ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت مریم علیہ السلام بنی اسرائیل سے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم ہی کے لخت جگر ہیں۔ جبکہ تمام اہل کتاب و غیرہ اس سے بخوبی واقف ہیں کہ بنی اسرائیل کے بھائی بنو اسماعیل سے حضور ﷺ پیدا ہوئے۔ اس لئے مذکورہ بالا عبارت حضرت محمد ﷺ کے ہی متعلق ہے۔ کیونکہ اس سے اگر حضرت مسیح ﷺ سراہو تو

تو حضرت موسیٰ ﷺ بنی اسرائیل سے یہ ارشاد فرماتے ”تم میں سے نبی پیدا ہوگا“ اس کے برعکس آپ نے فرمایا (تم میں سے نہیں بلکہ) تمہارے بھائیوں میں سے“ یعنی بنی اسماعیل میں سے پیدا ہوگا۔ حضرت موسیٰ کے اس قدر واضح ترین ارشاد گرامی کے باوجود حضرت موسیٰ ﷺ کی پیروی کے دعوے دار یہودی اور عیسائی اگر حضور اکرم سید عالم ﷺ کی نبوت کا انکار کریں تو اسے خدا اور ہٹ دھرمی کے سوا

اور کیا کہا جاسکتا ہے؟

یہاں یہ بھی یاد رہے وہ آنے والا نبی حضرت عیسیٰؑ اس لئے بھی نہیں ہو سکتے کہ خود انجیل مقدس کے مطابق جب وہ آئے گا تو اس سے قبل سارے ادیان منسوخ اور ساری کتابیں مرفوع ہو جائیں گی۔ خود انجیل میں ہے کہ ہم لوگوں کا علم ناقص ہے اور ہم لوگوں کی نبوت ناقص ہے۔ جب کامل آجائے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔“ (کرئیسین ۱۳: ۹ صفحہ ۳۰۴) اور وہ تمام دنیا کا سردار ہوگا (باب ۱۲ آیت ۲۹) اور وہ تو خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گواہی دیں گئے۔ (یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶) تو ماننا پڑے گا کہ جس نبیؑ کا ذکر حضرت موسیٰؑ نے فرمایا وہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا ”مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا، جو کچھ کہہ تم اس کی سننا (کتاب اعمال ۲۳: ۲۲) تو اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا موجودہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو حضرت موسیٰؑ جیسا تسلیم کرتے ہیں؟ یا پھر خدا کا بیٹا (معاذ اللہ) یعنی قائم خلافت میں سے ایک؟ اگر وہ حضرت موسیٰؑ جیسا محض نبی ہی تسلیم کریں تو عیسائیوں کے اس عقیدے کا کیا بنے گا؟ کہ جس کی وہ تشہیر پولس کے زمانہ سے کرتے آ رہے ہیں اور اگر عیسائی حضرت موسیٰؑ کو بھی اپنے عقیدہ وہی کچھ سمجھتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیحؑ کو تو پھر تین کیا، چار خداؤں کا قائل ہونا پڑے گا، پھر ظاہر ہے کہ خدا کا بھائی بھی خدا ہی ہونا چاہیے، چنانچہ ہارونؑ کو ساتھ ملانا پڑے گا۔ اور پھر ان دونوں بھائیوں یعنی حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کے والد کا کیا بنے گا، کیونکہ وہ بھی آخر ان کے والد ہیں اس طرح یہ لسٹ طویل ہو جائے گی۔ اور عیسائی عقیدہ کے تار پور بکھر جائیں گے۔

اس لئے حقیقت کو تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں کہ اس بشارت میں جس نبی کا ذکر ہے وہ موسیٰؑ جیسے صاحب شریعت، صاحب کتاب ایک اولوالعزم پیغمبر حضور سرور عالمؑ ہی کی ذات ستودہ صفات مراد ہے نہ کہ کوئی دوسرا نبی جو کہ بنی اسرائیل سے ہو۔

﴿بشارت نمبر ۲﴾

یوحنا کی انجیل باب ۱۴ میں ہے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) ”اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے۔ اور میں باپ سے درخواست کروں گا وہ تمہیں دوسرا مددگار بھیجے گا کہ اب تک تمہارے ساتھ رہے۔“ (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵)

وضاحت

اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا کہ ”النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ“ یہ نبی ایمان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں“ (۲۴:۶) اسی طرح ایک آیت میں ہے کہ ”وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا“ اور یہ نبی تم میں حاضر و ناظر (موجود) ہیں۔ (القرآن) اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک ﷺ آج بھی ہمارے ساتھ (حاضر و ناظر) ہیں۔ اس لئے انجیل کی آیت کے یہ الفاظ کے ”وہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا“ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نبی ہمارے ہی نبی ﷺ ہیں۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے مذکورہ فرمان سے معلوم ہوا کہ ان کے بعد ایک دوسرا ”مددگار“ نبی آنے والا ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگا۔ انجیل یوحنا کی اس آیت میں لفظ ”مددگار“ استعمال ہوا ہے۔ فارقلیط بائبل کے انگریزی ترجمہ میں جو عام طور پر King James Version کہلاتا ہے۔ مددگار کیلئے Comforter کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں ”تسکین بخشنے والا“، انگریزی لفظ ”Comforter“ کا ترجمہ ہے جبکہ یہی لفظ جس کا اردو میں ترجمہ ”مددگار“ تحریر کیا گیا ہے، یونانی زبان میں ”پریقلیطوس“ Pariclytios ہے جس کا لفظی معنی ہے ”بہت سراہا ہوا“، بہت تعریف کیا ہوا“۔ اور عربی زبان میں اس کا ترجمہ ”احمد“ بنتا ہے۔ لیکن عیسائی پادریوں نے موجودہ یونانی نسخوں میں اس لفظ کو تبدیل کر کے پاراقلیطوس Paracletos بنا دیا۔ اس کا ترجمہ انگلش میں ”کمفرٹر“ اور اردو میں تسکین دینے والا درج ہے۔ لیکن اب اس کا معنی ”مددگار“ تحریر کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے یہ لفظی تحریف ہے جو کہ ذکر حضور ﷺ و مٹانے کی مکر و سازش ہے۔ انجیل برنباس میں بھی حضور ﷺ کا نام ”محمد“ صاف موجود ہے۔

(یسوع نے اس کا ہن کو جواب دیا) ”اُس“ ”مسیحا کا نام“ قبل تعریف ہے“ اللہ تعالیٰ نے جب ان کی روح مبارک کو پیدا فرمایا اور آسمانی آب و تاب میں رکھا تو خود ان کا نام رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اے محمد (ﷺ)“ انتظار کرو۔ میں نے تیری خاطر جنت کو پیدا کیا ہے۔ ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا تو تمہیں نجات دہندہ رسول بنا کر بھیجوں گا۔ تیری بات سچی ہوگی۔ آسمان اور زمین فنا ہو سکتے ہیں، لیکن تیرا دین کبھی فنا نہیں ہو سکتا“

”جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو یہ پیغام سنایا تو لوگوں نے کہا ”اے خدا! اپنے رسول کو ہماری طرف بھیج، یا رسول اللہ (ﷺ) دنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لے آئے۔ (باب ۹ ص ۱۱۳) لیکن بد بخت لوگوں نے اس انجیل کو غائب ہی کر دیا۔

بحر حال یاد رہے کہ اصل بائبل کا یونانی میں ترجمہ عبرانی یا آرامی Aramie سے کیا گیا تھا جو جناب مسیح علیہ السلام کے زمانے میں فلسطین کی مروجہ زبان میں تھی۔ آرامی زبان میں اصل لفظ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد میں آنے والے مددگار، سردار کے لئے استعمال کیا تھا، جسے سن کر یوحنا نبی نے اس اپنی انجیل ”یوحنا“ میں نقل کیا ”عمنا“ ہے جس کا لغوی ترجمہ عربی میں ”محمد“ اور ”احمد“ ہے اور یونانی میں فرقلیطوس Periclytos ہے۔ جس کے تلفظ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مذہبی تعصب نے اس میں معمولی سی تحریف کر کے اس کو Paracletus بنا دیا ہے جو ایک کثیر المعنی لفظ ہے۔ جو رب کے حضور دعا کرنے والے کے علاوہ ”نذیر“ ”مددگار“ اور تسکین بخشنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور بعض نے اس کا ترجمہ Teacher بھی کیا ہے۔

آرامی زبان میں مرقوم آپ کا نام مبارک ”عمنا“ یعنی ”محمد“ آیا ہے اس کا سراغ ہمیں قرون اولیٰ کے کماؤلس مستند سیرنگار ابن اسحق کی ”سیرت رسول اللہ“ سے بھی ملتا ہے۔

”جروم“ جس نے چوتھی صدی مسیحی میں انجیل کا لاطینی زبان میں ترجمہ کیا ہے، اس نے بھی زیر بحث لفظ کو لاطینی میں ”پیرقلی طاس“ لکھا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اصلی نسخہ جو کہ جروم کے پاس تھا ”پیرقلیطوس“ تھا نہ کہ ”پارقلیطوس“ اسی طرح انجیل برنباں میں بھی ”یقلیطوس“ ہی ہے۔ (بحوالہ سیرت رسول عربی - ماموس رسول اور قانون توہین رسالت)

۱۹۳۱ء میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور کی چھپی ہوئی یوحنا کی انجیل باب ۱۴ آیت ۱۶ میں مذکورہ آیت میں لفظ ”مددگار“ پر حاشیہ ہے اور اس کا معنی ”شفیع یا وکیل“ درج کیا گیا ہے (تفسیر خزائن اعرافان و نور العرفان)

﴿بشارات نمبر ۴﴾

”میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ کر اس لئے کہیں۔ لیکن (وہ) مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔ وہی تمہیں سب کچھ سکھائیگا اور جو کچھ میں نے تمہیں کہا، وہ سب تمہیں یاد لائے گا۔ (یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۵)

اور یہی بات انجیل برنباں باب ۷ میں بھی ہے کہ جب وہ نبی آئے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے جو باتیں کی ہیں، ان پر روشنی ڈالے گا۔

"BUT AFTER ME SHALL COME THE SPLENDOUR OF ALL THE PROPHETS AND HOLY ONES, AND SHALL SHED LIGHT UPON THE DARKNESS OF ALL THAT PROPHETS HAVE SAID MERCAUSE HE IS THE MESSANGER OF GOD" لیکن میرے بعد وہ ہستی تشریف لائے گی جو تمام نبیوں اور نفوسِ قدسیہ کے لئے آب و تاب ہے اور پہلے انبیاء نے جو باتیں کی ہیں، ان پر روشنی ڈالے گی کیونکہ وہ اللہ (تعالیٰ) کا رسول ہے۔“ (برنباں)

﴿وضاحت﴾

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ مددگار نبی آئے گا۔ وہ اپنے سے قبل انبیاء کرام کی طرح اللہ عز و جل کے پیغام ”دین حق“ کی دعوت دے گا۔ اسی لئے اُس نبی کے آنے کے بارے میں خود عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی امید دلائی کہ ”میرے باپ سے درخواست کروں گا وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔“ (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵) اس سے معلوم ہو گیا کہ وہ مددگار حضرت عیسیٰ کے بعد آنے والے دوسرے نبی ہوں گے۔

﴿غلط فہمی﴾

موجودہ انجیل کی مذکورہ آیت میں عیسائی علماء نے کچھ اس طرح الفاظ کی کمی بیشی کی اور تہدیلی کر کے انجیل کے عام قاری کے لئے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی کہ اُس آنے والی ہستی سے مراد ”عیسیٰ“

ہی ہیں“ حالانکہ اس باب ۱۴ میں ہے کہ ”میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھروں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا (انجیل متی باب ۱۵: ۲۴) جس سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیحؑ صرف بنی اسرائیل ہیں۔ جبکہ جس ہستی کے بارے میں آنے کی خبر دی جا رہی ہے اس کے بارے میں بار بار انجیل کے اند ذکر ہو رہا ہے کہ ”لیکن جب وہ ”مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یونی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔ (باب ۱۵ آیت ۲۶) پھر فرمایا ”اگر میں جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارہ میں قسور وار ٹھہرائے گا۔ (یوحنا باب ۱۶ آیت ۷) لہذا اسے سے مراد حضرت عیسیٰؑ لینا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس سے مراد وہ نبی ہیں جو تمام دنیا کے سردار ہوں گے۔ اور وہ محمد رسول اللہؐ ہیں۔

﴿بشارت نمبر ۵﴾

اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب وہ ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔ (باب ۱۴ آیت ۲۹)

﴿وضاحت﴾

انجیل کی اس آیت میں کتنے واضح ترین انداز اعلان کر دیا گیا کہ آنے والی ہستی دنیا کا سردار ”یعنی سید عالم“ ہے۔ لہذا یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس دنیا کا سردار سے مراد حضور سرور عالمؐ کی ذات مقدسہ ہی ہیں۔ خود حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت کے دن میں اولاد آدم سردار ہوں گا“ (ترمذی شریف) اور قرآن پاک میں ہے کہ ”فرما دو کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف بھیجا ہوا (رسول) ہوں (اعراف ۱۸۶) دوسری جگہ فرمایا ”بڑی برکت والا ہے وہ اللہ تعالیٰ کہ جس نے انا را قرآن اپنے ہندہ پر، جو سارے جہان کو ڈرسانے والا ہے۔ (الفرقان ۱) اسی طرح فرمایا ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا“ (الانبیاء ۱۰۷) حضور سید عالمؐ کی سرداری، نبوت اور رحمت کسی ایک مخصوص وقت، علاقے یا قوم کے لئے نہیں۔ بلکہ پوری کائنات کے لئے ہے کیونکہ لفظ ”العلمین“

اس بات کا مقتضی ہے کہ اس سے بلا تعین وقت و قوم پوری کائنات مراد لی جائے۔

﴿بشارت نمبر ۶﴾

لیکن جب وہ ”مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔ (یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶)

اور انجیل برناباس باب ۹ ص ۱۱۳ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ کا ہن کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں ”تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوئی کیونکہ جہاں تم کو نور کی امید ہے تاریکی آئے گی، بلکہ میری تسلی اُس رسول کے آئے ہیں جو میرے بارے میں ہر فاسد خیال مٹائے گا۔ اور اُس کا دین پھیل کر تمام دنیا پر حاوی ہو جائے گا کیونکہ یہی وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے کیا ہے۔ اور جس بات سے مجھے تسلی ہے وہ یہ ہے کہ اُس کے دین کی حد نہ ہوگی۔ بلکہ خدا کی طرف سے ناشکستہ رہے گا۔ کاہن نے جواب میں کہا، کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے۔ یسوع نے جواب دیا اس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے، مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی۔ (انوارالمحمدیہ ۲۹۸)

تب کاہن نے کہا۔ وہ مسیح کیا کہلایا جائے گا؟ اور کس شان سے اس کا آنا ظاہر ہوگا۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس مسیح کا نام قابل تعریف ہے کیونکہ خود خدا نے اس کا یہ نام رکھا جب اس نے اس کی روح پیدا کی اور اسے ملکوتی شان میں رکھا۔ GOD SAID, "WAIT MOHAMMAD, FOR THY SAKE, I WILL TO CREATE PARADISE, THE WORLD AND

تیری خاطر بہشت اور دنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا جاتا ہوں۔ جن کو میں تجھے تحفہ میں دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ جو تجھے مبارک کہے گا مبارک ہوگا۔ جو تجھے کو سے گا لعنتی ہوگا۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا۔ اور تیرا کلام سچا ہوگا یہاں تک کہ امین اور آسمان ٹل جائے گا۔ پر تیرا دین نہ ٹلے گا۔ "MOHAMMAD IS HIS BLESSED

NAME" سو اس کا نام پاک محمد ہے۔ تب بھیڑ نے اپنی آوازیں بلند کر کے کہا۔ اے خدا ہمیں

میں اپنا رسول بھیج۔ "O MUHAMMAH COME QUICKLY FOR THE SALVATION OF THE WORD"۔ یا محمد ﷺ! دنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لائیں۔ (انجیل برنباس باب ۷۷ صفحہ ۱۱۳ بحوالہ انوارالمحمدیہ ۲۹۹)

﴿وضاحت﴾

بھلا اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثیت سے قبل لوگ حضرت عیسیٰؑ اور آپ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ پر بڑے بڑے بہتان لگائے۔ لیکن جب نبی پاکؐ دنیا میں تشریف لائے تو حضرت عیسیٰؑ کی راست بازی اور حضرت مریم کی پاک دامنی کا ڈنکا پوری دنیا میں بجنے لگا۔ قرآن پاک نے حضرت عیسیٰؑ اور آپ کی والدہ کی عظمت و عصمت کی گواہی جس احسن پیرائے میں دی پوری دنیا اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ لہذا انجیل کی اس آیت سے تحت یہ کہنا بالکل صحیح اور حق ہے کہ وہ مددگار نبی جو حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں گواہی دے گا۔ حضور سر و عالمؐ ہی ہیں۔ اور اسلام نے جو بلند و بالا پاک و صاف نظریات کی گواہی حضرت عیسیٰؑ اور آپ کی والدہ کے بارے میں دی اس کے مثال آج بھی کسی غیر مسلم کی کتب سے نہیں ملتی۔

﴿بشارت نمبر ۷﴾

”لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قسور وار ٹھہرائے گا۔ (یوحنا باب ۱۶ آیت ۷)

﴿وضاحت﴾

قرآن پاک نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان الفاظ کی گواہی اس طرح بیان کی ”اور یاد کرو کہ جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف۔ میں تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے تھی تو راقہ۔ (اور) میں خوشخبری سناتا ہوں ایک ایسے رسول کی جو میرے بعد

تشریف لائیں گے۔ ان کا اسم گرامی احمد ہوگا۔“ (۶۱:۶)

یہی بات یوحنا کی مذکورہ آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”میں جاؤ گا تب وہ تشریف لائے گا“ قابل غور بات یہ ہے کہ تشریف لانے والی ہستی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد آئے گی۔ اور عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق یسوع مسیح آسمانوں پر اٹھالیے گئے تھے چنانچہ انجیل میں ہے ”غرض خداوند یسوع کو اُن سے، کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی وہی طرف بیٹھ گیا“ (مرقس کی انجیل باب ۱۶: ۱۹) اسی طرح ایک اور جگہ ہے کہ ”جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ اُن سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا“ (لوقا باب ۲۴: ۵۱) اور اس کے بعد نبی پاک ﷺ دنیا میں تشریف لائے اور خود انجیل نے بیان کیا کہ آنے والا مددگار نبی ”دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارہ میں قسور وارٹھہرائے گا۔“ تاریخ عالم کے ان حالات و واقعات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جن حالات و واقعات کے دوران اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت شریفہ ہوئی۔ اس وقت اہل دنیا عموماً اور اہل عرب خصوصاً جہالت و گمراہی کی ذلت میں گرے ہوئے تھے اُس کے محض تذکرہ ہی سے انسانیت لرز اٹھتی ہے۔ لیکن جب یہ مددگار نبی ”محمد رسول اللہ ﷺ“ تشریف لائے تو دنیا کی ان تما جہالتوں اور گمراہیوں کو ختم کر دیا اور ہر طرف ہدایت و راست بازی کی شمع ہو روشن کر دیا۔ اس لئے حضرت عیسیٰ ﷺ نے فرمایا کہ ”یسوع نے اس سے کہا کہ اے عورت! میری بات کا یقین کر کہ وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گی، نہ بیت المقدس میں۔ (یوحنا ۴: ۲۱ صفحہ ۱۲۲)۔

اور یہ بات ثابت ہے نبی پاک ﷺ کی بعثت کے بعد لوگوں نے بتوں، ستاروں، آگ وغیرہ کی پرستش کرنا چھوڑ دی تھی اور بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کی بجائے خانہ کعبہ شریف کی طرف منہ کر لیا۔ لہذا یہ انجیل کی مذکورہ بشارت کے مصداق بھی ہمارے نبی پاک ﷺ ہی ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی ﷺ نے کیا فرمایا کہ

”تیری آمد تھی کہ بیت اللہ کو مجھے کو جھکا تیری بعثت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر پڑا“

﴿بشارات نمبر ۸﴾

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ”ایک شخص نے باغ لگایا اور باغبانوں کے حوالہ کر دیا، جب پھل لگ کر پک گئے تو مالکِ باغ نے اپنے نوکروں کو بھیجا تا کہ باغ کے پھل لائیں مگر باغبانوں نے کسی کو تو قتل کیا اور کسی کو چپا۔ مالک نے دوبارہ زیادہ نوکر بھیجے، اُن سے بھی یہی سلوک ہوا۔ آخر کار مالک نے اپنا بیٹا بھیجا کہ شاید اسی کا لحاظ کریں گے، مگر انہوں نے بیٹے کو بھی قتل کر دیا (پھر سوال کیا کہ) بتاؤ مالکِ باغبانوں سے کیا سلوک کرے گا؟ لوگوں نے کہا باغبانوں کو ہلاک کر دے گا، اور اپنا باغ واپس لے کر ان لوگوں کو دے دے گا جو اُسے، اُس کا پھل دیں گے“ (تب عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا) ”اُس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادرستی تم سے لے لی جائے گی اور اُس قوم کو جو اس کے پھل لائے گی، دے دی جائے گی“ (متی باب ۲۱ آیت ۴۳)

﴿وضاحت﴾

باوجود تحریف کے اس مثال میں بنی اسرائیل کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر نبوت و رسالت رکھی، تمہیں معزز بنایا، انعامات سے نوازا، مگر تم نے نافرمانی کی تم میں سے اکثر نے بعض انبیاء کا انکار کیا اور بعض کو شہید کیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری جانب یسوع مسیح (جو عیسائی عقیدہ کے مطابق خدا کا بیٹا ہے۔ معاذ اللہ) بھیجا اور تم مجھے بھی قتل کرنے کے در پر ہو گے۔ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس فرمان کے مطابق بنی اسرائیل سے عزت و شرافت جاتی رہی اور اُن پر ذلت و مسکینی مسلط فرما دی گئی، اور پھر خاندانِ اسماعیل میں سے نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰؐ کی تشریف آواری ہوئی۔ اور یہ وہ مبارک نبی اور مبارک امت ہے جو اس باغ کے صحیح رکھوالے بنے۔

اب مسیحی حضرات! ذرا غور فرمائیں کہ حضور نبی کریمؐ کہ جن کی تشریف آواری کا حضرت عیسیٰؑ نے پہلے ہی اشارہ فرمایا تھا، انکار کر کے خود ہی عیسیٰؑ ہی کے منکر نہیں ہو گئے؟ چاہے تو یہ تھا کہ پہلے ہی سے خبر رکھنے والے اہل کتاب ان لوگوں میں فوراً شامل ہو جاتے کہ جن کو اب باغ کا رکھوالا بنایا گیا اور اُن لوگوں سے اظہارِ نفرت کرتے جنہوں نے اس باغ کے مالک کو غصہ دلایا۔ اُس کے فرستادہ

لوگوں کو مار پیٹا اور قتل کیا، مگر افسوس کہ ضد بازی نے اکثر حضرات کو حقائق سے چشم پوشی پر مجبور کر دیا۔

﴿بشارت نمبر ۹﴾

”ہم لوگوں کا علم ناقص ہے اور ہم لوگوں کی نبوت مآتمام جب کامل آجائے گا تو ناقص جانا رہے گا“
(کریمین ۱۳: ۹-۱۰ ص ۲۰۴)

﴿وضاحت﴾

انجیل مقدس کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ جب وہ کامل نبی (جسے مددگار کہا گیا ہے) وہ آئے گا تو اس سے قبل تمام شریعتیں ختم ہو جائیں گی اور پھر صرف اس کامل نبی کی پیروی کی جائے گی۔ اس سے قبل کی نبوت مآتمام یعنی محدود تھی جب کہ کامل نبی کی نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگی اور ان کا دین بھی رہتی دنیا تک رہے گا۔ اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک کے اندر ارشاد فرمایا ”الیوم اکملت لکم دینکم“ تو دین شریعت، قانون، کتاب، نبوت، رسالت، مکمل ہو کر تمام کو پہنچ گئیں اور اس وقت سارے ادیان منسوخ اور ساری کتابیں مرفوع ہو گئیں اور اب میرے رسول ﷺ کی اطاعت و پیروی کے سوا کہیں ٹھکانہ نہیں۔

اس لئے آج ساری دنیا کے لوگ اپنے اپنے مذاہب کی کمی کو دور کرنے کے لئے ہماری نبی کی سیرت اخلاق ”قرآن“ کے مطابق کر کے پورا کر رہے ہیں۔ مسئلہ طلاق ہو، یا کثرت ازواج، شراب خوری ہو یا زنا کاری، مسئلہ امن و امان کا ہو یا جھگ کا، انسانوں کے حقوق ہوں یا جانوروں کے ہر طرح کا دنیاوی مسائل اور الجھنوں کا حل قرآن پاک سے لے کر اپنے مذاہب میں داخل کر رہی ہے۔ اور میرے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت و کردار اور عظمت، غیر مسلم دنیا میں بھی تسلیم ہے اور ان سب کو اعتراف ہے کہ اگر ”محمد رسول اللہ ﷺ“ کے بتلائے ہوئے طریقوں پر چلا جائے تو دنیا جنت بن سکتی ہے۔ اور تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

انجیل برنباس باب ۲۲ ص ۵۳ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی آخر الزماں ﷺ کی عظمت و رفعت کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ ”پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کا رسول ایک شان ہے۔ جو تقریباً سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے، مسرت بخشنے گا کیونکہ وہ آراستہ ہے فہم اور اصلاح کی روح سے۔ عقل اور

طاقت کی روح سے، خوف اور محبت کی روح سے، دانائی اور اعتدال کی روح سے، وہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی روح سے، انصاف اور تقویٰ کی روح سے، شرافت اور صبر کی روح سے۔ جو اُسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گنی عطا کی ہیں۔ کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دنیا میں آئے گا، یقین چاہو میں اُسے دیکھتا ہوں اور اُس کی تعظیم کرتا ہوں، جیسے ہر نبی نے اسے دیکھا کیونکہ اُس کی روح سے خدا نے انہیں نبوت دی۔ اور جب میں نے اُسے دیکھا تو میری روح تسکین سے بھر گئی۔ یہ کہہ کر کے IO MUHAMMAD GOD BE WITH THEE اے محمد خدا تیرے ساتھ ہو اور مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوتی کا تمہ کھول سکوں۔ کیونکہ یہ پا کر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔ (انوار المحمدیہ ۲۸)

﴿بشارت نمبر ۱۰﴾

جب لوگ خطر تھے اور سب اپنے دل میں یوحنا (مسیحی) کی بات سوچتے تھے کہ آیا وہ مسیح ہے یا نہیں تو یوحنا نے ان سے جواب میں کہا۔ جو مجھ سے زور آور ہے، وہ آنے والا ہے میں اس کی جوتی کا تمہ کھولنے کے لائق نہیں (لوقا ۱۵: ۳-۱۰)

اسی طرح انجیل برنباس جو کہ سب سے قدیم اور صحیح تر انجیل ہے اس میں بھی ہے کہ

JESUS ANSWERED , THE MIRACLES WHICH GOD
WORKETH BY THA HANDS SHOW THAT I APEAK
THAT WHICH GOD WILLETH, NOR INDEED DO I
MAKE MY SELF TO UNLOOSE THE TIES OF THE
HOSEN OR THA LATCHES OF TE SHOES OF THA
MASSANGER OF GOD . WHOM YE CALL MESSIAH.
WHO WAS MADE BEFORE ME AND SHAAL BORING
THA WORD OD TRUTH , SO THAT HIS FAITH SHALL
HAVE NO END یسوع نے جواب دیا جو مجھے خدا میرے ہاتھ سے کراتا ہے۔ اُن سے

ظاہر ہے کہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلاتا ہوں جس کا تم ذکر کرتے ہو، میں تو اللہ کے اُس رسول کی جوتیوں کے تھے کھولنے کے لائق بھی نہیں، جس کو تم مسیحا کہتے ہو، اس کی تخلیق مجھ سے پہلے بنایا گیا اور تشریف میرے بعد لے آئے گا۔ اور وہ سچائی کے کلام لائے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہوگی“ (برنباس باب ۴۲ صفحہ ۴۹)

اور خود حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مرید و مسترشد حضرت مسیحؑ جنہوں نے یحییٰؑ سے بپتسمہ لیا تھا، یوں اس نبی کی خبر دیتے ہیں ”اس کے بعد تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں (یوحنا ۱۴: ۳۰)

﴿وضاحت﴾

مذکورہ بالا حوالے میں ”مجھ میں اس کا کچھ نہیں“ ایک انگریزی محاورے کا لفظی ترجمہ ہے جس کا بامحاورہ ترجمہ یہ ہے ”میں اس کے پاس تک کے قابل نہیں“۔ لہذا حضرت یوحنا اور مسیحؑ کے ارشادات کے مطابق وہ نبی اُن کے بعد آنے والا ہے جو ان سے زیادہ طاقت ور، زور آور ہوگا۔ اور یوحنا ۴: ۲۱ کے مطابق جب وہ آئے گا تو لوگ پہاڑوں پر باپ کی پرستش کرنا اور نہ بیت المقدس میں عبادت کرنا چھوڑ دیں گے۔ ملاحظہ کیجئے اگلی بشارت۔

﴿بشارت نمبر ۱۱﴾

یسوع نے اس سے کہا کہ اے عورت! میری بات کا یقین کر کہ وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گی، نہ بیت المقدس میں۔ (یوحنا ۴: ۲۱ صفحہ ۱۴۳)

انجیل برنباس باب ۴۳ صفحہ ۵۱ میں ہے ترجمہ ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لئے لایا ہے اور اسی لئے ان کا کلام نہ پھیلا۔ سوائے اُن لوگوں تک کہ جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے۔ پر خدا کا رسول جب وہ آئے گا تو خدا اُسے اپنے ہاتھ کی مہر عطا فرمائے گا۔ کہ وہ دنیا کی اُن تمام قوموں کے لئے جو اُس کا دین قبول کریں گی۔ نجات اور رحمت لائے گا، وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا اور بت پرستی مٹائے گا، یہاں تک کہ وہ شیطان کو مہربوت کر دے گا۔ کیونکہ خدا نے ابراہام سے یہی وعدہ کیا تھا کہ دیکھ تیری نسل میں میں زمین کے تمام قبیلوں

کو برکت دوں گا، اور جس طرح اے ابراہام تو نے بت پاش کیے اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی۔ (انوارالمحمدیہ صفحہ ۲۸۶)

﴿وضاحت﴾

اور پہلے بھی بیان ہو چکا کہ یہ بات ثابت ہے نبی پاک ﷺ کی بعثت کے بعد لوگوں نے بتوں، ستاروں، آگ وغیرہ کی پرستش کرنا چھوڑ دی تھی اور بیت المقدس سے 360 بتوں کو توڑ کر باہر پھینکا گیا اور خانہ کعبہ اہل اسلام کی عبادت گاہ بنا۔ اور صرف ایک وحدۃ لاشریک کی عبادت ہونے لگی۔

انجیل برنباں باب ۲ ص ۸۴ میں ہے ”تب اندریاس نے کہا، اُستاد ہمیں کوئی نشانی بتا۔ کہ ہم اُسے جان لیں۔ یسوع نے جواب دیا وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا بلکہ تمہارے چند سال بعد آئے گا۔ جب میری انجیل کا لحدم کر دی جائے گی۔ یہاں تک کہ بمشکل تمیں ایمان دار رہ جائیں گے اُس وقت خدا دنیا پر رحم فرمائے گا۔ سو وہ اپنا رسول بھیجے گا۔ جس کے سر اوپر ایک سفید بادل چھاپا رہے گا، جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جان لیا جائے گا اور خدا اُسی کے ذریعے دنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ بے دنیوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور زمین پر بُت پرستی کو نیست کر دے گا اور اس سے مجھے مسرت ہے۔ کیونکہ اُسی کے ذریعے ہے ہمارے خدا کی معرفت اور تجید ہوگی۔ اور میرا سچا ہونا معلوم ہوگا۔“ (انوارالمحمدیہ ص ۲۹۴)

لہذا انجیل کی مذکورہ بشارت کے مصداق بھی ہمارے نبی پاک ﷺ ہی ہیں۔ جن کی بعثت کے بعد پہاڑوں پر سے باپ کی پرستش کو ختم کر دیا گیا اور بیت المقدس میں عبادت کی بجائے خانہ کعبہ شریف عبادت گاہ بنا۔ اور ہمارے خدا کی معرفت اور تجید ہونے لگی۔

﴿بشارت نمبر ۱۲﴾

لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا، وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔“ (یوحنا باب ۱۶: ۱۳)۔

اسی طرح مرقس کی انجیل میں ہے کہ ”میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے جو مجھ سے زور آور ہے میں

اس لائق نہیں کہ جھک کر اس کی جوتیوں کا تسمہ کھلوں۔ (مقدس ۱: ۷ صفحہ ۱۵۹)۔

اسی طرح انجیل میں ہے ”ہم لوگوں کا علم ناقص ہے اور ہم لوگوں کی نبوت ناقص ہے جب تک کہ آجائے گا تو ناقص جاتا رہے گا“ (کرنٹھیں ۱۳: ۹ صفحہ ۲۰۴)

﴿وضاحت﴾

انجیل کی ان تین آیات سے معلوم ہوا کہ وہ آنے والا نبی سچائی کی راہ دکھائے گا، جو کچھ سنے گا، وہی کہے گا، تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا، ”زور آور سب سے زیادہ فضیلت والا ہوگا، اس سے قبل انبیاء کرام کی نبوت ناقص (محدود ہے) لیکن اس آنے والے کی نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگی۔ اور یہ تمام نشانیاں، فضائل و کمالات نبی آخر الزماں کی ذات میں موجود ہیں۔ وہ آئے تو سچائی کی راہ دیکھائے گا۔ اور یہ بات بھی جانتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی سچی تعلیمات نہ صرف اپنوں نے کیا بلکہ غیروں کو بھی تسلیم ہیں۔

﴿اسلام اور عیسائیت﴾

مسٹر جارج سیل نے قرآن پاک کا انگریزی میں ترجمہ کرتے ہوئے حاشیہ میں لکھا ”محمد (ﷺ) کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے، شکل میں نہایت ہی خوبصورت، فہم اور دور رس عقل والے، پسندیدہ و خوش اطوار، غربا پرور، ہر ایک سے متواضع، دشمنوں کے مقابلہ میں صاحب شجاعت و استقلال، سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا (عزوجل) کا اسم گرامی نہایت ادب و احترام سے لینے والے تھے۔ جھوٹی قسمیں کھانے والوں، زنا کاروں، سفاکوں (ظالم خونخواروں) جھوٹی تہمت لگانے والوں، فضول خرچی کرنے والوں، لالچیوں اور جھوٹی گواہی دینے والوں کے خلاف نہایت سخت تھے۔ (آپ ﷺ) بردباری، صبر و استقامت، صدقہ و خیرات، رحم و کرم، شکرگزاری، والدین اور بزرگوں کی تعظیم تاکید فرمانے والے اور خدا کی حمد و ثناء میں نہایت کثرت سے مشغول رہنے والے تھے۔ (انگریزی ترجمہ قرآن از جارج سیل)

مسٹر ماراڈیوک پکٹھال MR. MARMA DUKE PICKTHAL (برطانیہ) نے ”اسلام اینڈ ماڈرن ازم“ پر بحث کرتے ہوئے ثابت کیا کہ ”وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں اور

پیغمبر اسلام ﷺ نے سکھائے، وہی اخلاقی قوانین کا کام دے سکتے ہیں اور اس کتاب کی سی کوئی کتاب صفحہ عالم پر موجود نہیں۔“

اس کے علاوہ ہزاروں کتب و تصنیفات میں غیر مسلموں نے نبی پاک ﷺ کی تعلیمات کے آگے سر تسلیم خم ہوئے۔ بندہ ناچیز احمد رضا عطاری صرف ایک بات کہتا ہے موجودہ تمام غیر مذاہب کی تعلیمات کو جمع کیا جائے تو موجودہ غیر مذاہب کی تعلیمات میں ہزاروں مقامات میں کمی پائی جائے گی، صرف ایک مثال پیش خدمت ہے۔

انجیل مقدس میں شراب کو جائز کہا گیا ہے ”عیسیٰ“ کے حواری ”پولس رسول کا تمیمتھسن کے نام پہلا خط باب نمبر ۵ آیت ۲۲ میں ہے ”آئندہ کو صرف پانی ہی نہ پیا کرو، بلکہ اپنے معدے اور اکثر کمزور رہنے کی وجہ سے ذرا مے بھی کام میں لایا کرو“ اور انجیل میں پانی سے بھرے ہوئے تین تین من کے مشکوں کو شراب بنانا مسیح کا پہلا معجزہ بتایا (انجیل یوحنا باب ۲ آیت ۱۱ تا ۱۲)

شراب جسے تمام برائیوں کی ماں کہا جاتا ہے، جسے پی کر انسان انسانیت کے دائرے سے انتہائی نیچے گر جاتا ہے، تمام افعال قبیحہ کا باعث ہے، بلکہ اس کو پینے سے انسانی صحت پر بھی انتہائی مضر طبی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کو آج ہر انسان تسلیم کرتا ہے۔ لیکن نبی پاک ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کے مطابق یہ حرام ہے۔ اور حضور ﷺ نے ستھری چیزوں کو حلال قرار دیا اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیا۔

اسی لئے آج ساری دنیا کے لوگ اپنے اپنے مذاہب کی کمی کو دور کرنے کے لئے ہماری نبی کی سیرت و اخلاق اور تعلیمات ”جسے قرآن کہا جاتا ہے“ کے مطابق کر کے پورا کر رہی ہے۔ مسئلہ طلاق ہو، یا کثرت ازواج، شراب خوری ہو یا زنا کاری، مسئلہ امن و امان کا ہو یا جھنگ کا، انسانوں کے حقوق ہوں یا جانوروں کے ہر طرح کا دنیاوی مسائل اور الجھنوں کا حل قرآن پاک سے لے کر اپنے مذاہب میں داخل کر رہی ہے۔ المختصر انجیل کی مذکورہ آیت کہ ”جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم سچائی کی راہ دکھائے گا“ اس کے مصداق صرف اور صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔

پھر دوسری بات یہ کہ ”وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا، وہی کہے گا“ گویا بشارت کا یہ

حصہ قرآن پاک کی اس آیت کا بعینہ ترجمہ ہے ”اور یہ رسول کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو (کچھ) نہیں فرماتے مگر وہی جس انہیں وحی کی جاتی ہے“ (القرآن) سبحان اللہ! ملاحظہ کیجئے کہ انجیل کی بنیاد اور قرآن مجید کی اس شہادت میں کس قدر حیرت انگیز مماثلت ہے۔ ایک صاحب عقل سلیم کے لئے قبولیت حق کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

پھر تیسری بات یہ کی کہ ”اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا“ اور یہی بات قرآن پاک میں ہے کہ ”وما ہوا لغیب بضیی“ اور وہ نبی غیب (کی خبریں) بتانے میں بخیل نہیں“ (القرآن) یعنی یہ نبی غیب کی خبریں، آئندہ کی خبریں بتاتے ہیں، اپنے پاس چھپا کر نہیں رکھتے۔

اور اگر حضور ﷺ کے ارشادات (احادیث مبارکہ) کا مطالعہ کیا جائے تو آپ نے آئندہ کی خبریں دیں ہیں، زلزلوں کی خبریں، طوفان کی خبریں، آگ کے آنے کی خبریں، بارشوں کی خبریں، فساد کی خبریں، ہلاکتوں کی خبریں، اچھے بُرے ماحول و حالات کی خبریں، بلکہ احادیث صحیحہ کے مطابق نبی پاک ﷺ نے دنیا کے آغاز سے لیکر دنیا کے اختتام تک، جنتیوں کے جنت میں جانے اور دوزخیوں کا دوزخ میں جانے تک کی خبریں بتا دیں (صحیح بخاری) اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک ﷺ عز وجل کی عطا سے غیب کی خبریں، آئندہ کی خبریں بتاتے ہیں۔

پھر آخر میں انجیل میں ہے ”ہم لوگوں کا علم ناقص ہے اور ہم لوگوں کی نبوت ناقص ہے جب کامل آجائے گا تو ناقص جاتا رہے گا“ اور قرآن و احادیث کے مطابق ہمارے نبی پاک ﷺ آخری نبی ہیں ان کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔

THERE SHALL NOT COME AFTER HIM TRUE
PROPHETS SENT BY GOD, BUT THERE SHALL COME
A GREAT NUMBER OF FALSE PROPHETS,
WHEREAT I SORROW FOR SATAN SHALL RAISE

THEM UP“ عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں ”آپ کے بعد اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا کوئی نبی نہیں آئے گا، البتہ کثرت سے جھوٹے نبی آئیں گے، جنہیں شیطان کھڑا کرے گا“ (برنباس باب ۹: ۱۱۳)

یعنی آپؐ آخری نبی ہوں گے اور آپ کے بعد جو کوئی نبوت کا دعویٰ کریگا وہ جھوٹا ہوگا۔ اسی طرح آپؐ کی بعثیت کے بعد پہلی شریعتیں، ادیان منسوخ اور ساری کتابیں مرفوع ہو گئیں اور اب ہمارے رسولؐ کی اطاعت و پیروی کے سوا کہیں ٹھکانہ نہیں۔

پہلے بیان ہو چکا کہ ”موسیٰ علیہ السلام نے کہا خداوند! تمہارے بھائیوں (یعنی بنی اسرائیل) میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا وہ جو کچھ تم سے کہے، اس کی سنتا اور یہ ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ مانے گا وہ امت میں سے نست و نابود کر دیا جائے گا، (انجیل اعمال ۲۱:۳)

اور یہی بات خود نبی پاکؐ نے ارشاد فرمائی ”کہ اب اگر بالفرض موسیٰؑ بھی آجائیں تو ان کو بھی میری پیروی کرے بغیر کوئی چارہ نہیں“ (مفہوم حدیث) یعنی نبی پاکؐ کی تشریف لانے کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا اور آپ سے قبل تمام انبیاء کرام کے ادیان منسوخ ہو گئے۔ لہذا اب نجات اسی میں ہے کہ چاہے کوئی عیسائی ہو یا یہودی و نصرانی سب کو ”**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**“ کی گواہی دینی ہوگی تبھی نجات ہوگی۔ ورنہ نیست و نابود کر دیا جائے گا۔

﴿.....حرف آخر.....﴾

اے لوگوں! دیکھو قرآن پاکؐ کا الہامی کتاب ہونا اور اس کی ایک ایک بات کا حق و سچ ہونا بالکل واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے قرآن پاکؐ میں جو اعلان فرمایا تھا کہ ”الْفَصْلِ بِحَلُوقِهِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ“ (وہ نبی) کہ جن (کا ذکر) وہ لکھا ہوا پائیں گے، اپنے پاس توراۃ اور انجیل میں۔ (الاعراف، ۱۵۷) یہ بات آج سے کہیں برسوں قبل بھی ثابت ہو چکی تھی اور آج بھی انجیل و تورات میں رد و بدل کے باوجود قرآن کی یہ بات صحیح ثابت ہو رہی ہے۔ اور ہمارے نبی خاتم الرسلؐ کا ذکر اشارۃ و کنارۃ موجودہ جدید انجیل و تورات میں بھی موجود ہے۔

آخر ذکر حبیب الہاریؐ کیوں نہ ہو کہ خود رب محمدؐ ارشاد فرماتا ہے کہ ”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“ اے محبوبؐ ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلند کیا۔ (نشرح آیت ۴) یعنی ہر جگہ آپ کا ذکر ہو رہا ہے جنت، عرش فرش پر، خطبوں میں، کلمہ میں، نماز میں، اذان میں، اچھے

القاہوں سے۔ خدا کہ آپؐ کا انکار کرنے والوں کی کتب و زبان سے بھی اللہ عزوجل نے آپؐ کا ذکر کر دیا۔

اس آیت کے تحت خصائص الکبریٰ میں ہے کہ ”حضرت ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی پاکؐ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”ورفعنا لک ذکرک“ کے متعلق آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبرائیلؑ نے کہا ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ”جب میں ذکر کیا جاؤں تو آپؐ بھی میرے ساتھ ذکر کئے جائیں گے“ (خصائص کبریٰ ۲/۱۹۶)

اور یہی حدیث قدسی ”اذا ذکرتم ذکر معی“ جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ پ ۱۵ میں بھی ہے بلکہ تفسیر مدارک، تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر معالم التنزیل۔ تفسیر روح المعانی اور تفسیر روح البیان میں بھی ہے۔

اب اگر کوئی بد نصیب اللہ کے محبوب کا ذکر بلند کرنے سے روکے تو وہ مسلمانوں سے نہیں اس کا تعلق ہمارے آقاؐ سے نہیں بلکہ خود رب کائنات سے لڑائی مول لینا چاہتا ہے۔ اور رب کائنات کو تو خود عیسائی بھی مانتے ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے یہ گھنائیں، اسے منظور بڑھنا تیرا

تو گھنائے سے کسی کے نہ گھنا ہے نہ گھٹے جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

یہاں میں اُن نام نہاد مسلمانوں کو بھی دعوتِ غور و فکر دیتا ہوں جو خود کو مسلمان کہلانے کے باوجود ذکر رسولؐ سے چڑتے ہیں۔ کبھی میلاد النبیؐ کے ذکر کو روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، کبھی درود و سلام اور کلمہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ اور حضورؐ کی تعظیم ایک عام بشر کی طرح کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اور کبھی حضورؐ کو اپنا بڑا بھائی جیسا دہچہ دیتے ہیں۔ نماز میں حضورؐ کے تصور کو بیل و

گدھے کے خیال سے بھی بُرا جانتے ہیں۔ حضورؐ کی شان اللہ عزوجل کے سامنے ایک چمار و ذرہ ناچیز سے بھی کم تر بتاتے ہیں۔ اور تو اور نبی پاکؐ کے بارے میں ”مرکمی میں مل گئے“ جیسے گمراہ کن عقائد لیے پھرتے ہیں۔ جیسا کہ وہابیہ دیوبندیہ کے امام اسماعیل دہلوی کی کتب تقویۃ الایمان اور صراطِ مستقیم وغیرہ میں لکھا ہے۔ معاذ اللہ عزوجل۔ (ہم نے مفہوم پیش کیا)۔ کاش کہ ایسے نام

نہاؤ مسلمان بارگاہِ مصطفیٰ میں ایسے گستاخانہ کلمات نہ بکتے تو آج غیروں کو بھی ذاتِ مصطفیٰ میں لب کشائی کا موقع نہ ملتا۔

لیکن مسلمانوں یا ورکھو نبی پاک کی بارگاہ میں جو بھی ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی کرے وہ بے ادب و گستاخِ جہنمی ہے۔ نبی پاک کا گستاخ خواہ وہ اسلام کا دعویٰ کرنے والا کوئی مولوی، مفتی قاری و حافظ، پیر و شیخ ہو یا کافر ہو۔ ان کو خود سے ایسا لگ کر دواٹھا کر اس طرح باہر پھینک دو جیسے آٹے سے بال کو نکال باہر پھینکا جاتا ہے۔

ذکرِ روئے فصل کاٹنے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امتِ رسول اللہ کی

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ بندہ ناچیز کی اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرماتے ہوئے۔ مسلمانوں کو مزید عظمتِ مصطفیٰ سمجھنے اور اس کو پڑھ کر مزید عظمت و شانِ مصطفیٰ کا چرچا کرنے کی توفیق فرمائے اور بالکل خصوصِ عیسائیوں کے لئے ذریعہ ہدایت و ایمان بنائے۔ اور ان کو بھی دامنِ مصطفیٰ عطا فرمائے۔ جو تمام عالمین کے لئے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نبی رحمت بن کر تشریف لائے۔

کیا خبر کتنے نارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبا نہ ڈوبے ہمارا نبی!

سارے چھوٹے سے اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی!

اے اللہ عزوجل میری اس تحریر کو میرے مدنی آقا محمد رسول اللہ کی بارگاہ میں بھی شرفِ قبولیت عطا فرما اور میرے لئے دنیا و آخرت میں ذریعہ نجات و شفاعت بنا۔ آمین بجاہ النبی الامین۔

وما عبدنا الا الله (المیسرہ) (الصلوۃ) (السلام) عبدہ (سبحانہ) بارگاہِ رسول

nusratulhaq@yahoo.com

WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿نعت حبیب الباری ﷺ﴾

- سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ■ سب سے بالا و والا ہمارا نبی ■
- اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ■ دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ■
- بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا نور اول کا جلوہ ہمارا نبی ■
- جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ■
- مجھ گئیں جس کے آگے بھی مشعلیں شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ■
- جس کے تلوں کا ڈھون ہے آب حیات ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ■
- عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی ■
- خلق سے اولیاء، اولیا سے رسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ■
- حسن کھاتا ہے کس کے نمک کی قسم وہ تیغ دل ہے آرا ہمارا نبی ■
- ذکر پھیکے جب تک نہ مذکور ہو نمکین حسن والا ہمارا نبی ■
- جس کی دو ہونڈ ہیں کوثر و سلسبیل ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ■
- جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی ان کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ■
- قرون بدلی رسولوں کی ہوتی رہی چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ■
- کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ■
- کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ■
- ملک کو نین میں انبیا تا جدا رتا جدا روں کا آقا ہمارا نبی ■

لا مکاں تک اجالا ہے کس کا وہ ہے ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی

سارے اچھوں میں اچھا سمجھے جسے ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

سارے اونچوں میں اونچا سمجھے جسے ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکوں! کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

جس نے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

سب چمک والے اجلوں میں چمکا کیسا ندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

جس نے مردہ دلوں کو دی عمرابد ہے وہ جان میسا ہمارا نبی

غز دوں کو رضاؐ مردہ دیکھئے کہ ہیں بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

﴿بحوالہ حدائق بخشش﴾ الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی